Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

351

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम - फूलों की क्यारी

लेखक जनाब सुदर्शन

प्रकाशन वर्ष 1925

आगत संख्या 351

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

351

351;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھولوں کی کیاری

بچّوں کے لئے دلچسپ کہانیاں

361

351,U

PUBLISHED BY

Punjab Trading Book Agency,

Sutar Mandi. LAHORE.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Only Title Printed at the Arorbans Press, Lahore.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

* ओ३म् *

पुस्तक की संख्या.................५५५

पुस्तकालय-पञ्जिका-संख्या.........

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकता। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

بچّوں کیلئے دلچسپ کہانیاں

پھولوں کی کیاری

جسے

جناب بدھشٹر نے لکھا

اور

پنجاب ٹریڈنگ بک ایجنسی سنتو نگر منڈی لاہور نے

مرکنٹائل پریس لاہور میں بابو نظام الدین
پرنٹر کے اہتمام سے چھپوایا

بار دوم — قیمت ۵ ر — تعداد ۱۰۰۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہانیوں کی فہرست

دو دوست ۹

کامیابی کا راز ۲۲

راجہ امبریش اور دُرباشا ۔ ۲۸

ساوتری ۳۴

راجہ ھریش چندر .. .. ۔ ۵۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیباچہ

پیارے بچّو! جب میں پانچویں چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا تو مجھے چھوٹی چھوٹی کہانیاں پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ تمہیں بھی میری طرح کہانیاں پڑھنے کا بڑا شوق ہوگا۔ اِس کتاب میں پانچ کہانیاں ہیں۔ پانچوں بڑی دِلچسپ ہیں۔ اِس لئے مجھے اُمید ہے کہ تم انہیں بڑے شوق اور محنت سے پڑھوگے ٭

ہر ایک کہانی سے کچھ نہ کچھ سبق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملتا ہے تمہیں کہانی کی نسبت اُس کے سبق پر زیادہ دھیان دینا چاہئیے اور جو کچھ کسی کہانی سے نصیحت ملے اُس پر تمہیں عمل کرنا چاہئیے ٭

پہلی کہانی دو دوستوں کی ہے اِس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ دوستی بڑی اچھی چیز ہے - جو دوست آپس میں سچّے اور وفادار ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پر اعتبار کرتے ہیں وہ مصیبتوں پر ایک دوسرے کی مدد سے جلد ہی فتح حاصل کر لیتے ہیں ٭

دوسری کہانی "کامیابی کا راز" ہے - اِس کہانی سے یہ نصیحت ملتی ہے کہ جو انسان یقین اور حوصلہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اور ایشور و لوگوں سے محبّت کرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ وہ مشکل کام بھی بڑی آسانی سے کر لیتا ہے ٭

تیسری کہانی "راجہ امبریش اور دُرباشا رشی" کی ہے۔ اِس کہانی سے یہ سبق مِلتا ہے کہ انسان کو بغیر سوچے سمجھے کسی پر خفا نہیں ہونا چاہئیے۔ اگر آتے ہی دُرباشا راجہ کو خفا ہونے کی بجائے شانتی سے یہ پوچھتا کہ اُس نے بھوجن کیوں کیا ہے تو اُسے اِتنی ذلّت نہ اُٹھانی پڑتی ٭

آخری کہانی راجہ ہریش چندر کی ہے۔ اِس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کیسی بھی مصیبت میں کیوں نہ پڑ جائے اُسے بغیر سوچے سمجھے کسی بات کو پورا کرنے کا بچن کِسی کو نہ دینا چاہئیے۔ جس وقت وُرن دیوتا نے راجہ ہریش چندر کو یہ کہا کہ اُس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے گھر لڑکا پیدا ہوسکتا ہے لیکن اُس کی
اُسے یگیہ میں قربانی دینی ہوگی - اُس وقت
راجہ کو یہ سوچنا چاہئے تھا کہ ایسے لڑکے
سے کیا فائدہ جس کی یگیہ میں قربانی دینی
پڑے - اتنی بات نہ سوچنے سے راجہ کو کتنی
بار وُرن دیوتا کو دھوکا دینا پڑا اور تکلیف
اُٹھانی پڑی +

تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنے کا خواہشمند

یدھشٹر

یکم مارچ ۱۹۲۵ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھُولوں کی کیاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھولوں کی کیاری

دو دوست

(۱)

کچھ زمانہ ہُوا متھرا میں ایک راجہ سدھارتھ
راج کرتا تھا۔ وہ بڑا بے رحم تھا۔ لوگ اُس
کے راج میں بڑے دُکھی تھے راجہ سدھارتھ
میں کئی برائیاں تھیں۔جن میں سے ایک یہ
بھی تھی کہ وہ کبھی کسی پر اعتبار نہ کرتا تھا وزیر
لوگ اگر اُس کی بھلائی کے لئے اُسے کوئی اچھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صلاح بھی دیتے۔تو وہ اُن سے کہتا۔" تم مجھے ہمیشہ ایسی ہی صلاح دیتے ہو جس سے مجھے تخت و تاج سے ہاتھ دھونے پڑیں۔ تم مجھے کوئی بھی صلاح نہ دیا کرو۔ میرے دل میں جو آتا ہے میں وہی کرتا ہوں۔ مجھے تم میں سے کسی پر اعتبار نہیں ہر ایک آدمی جو کچھ سوچتا ہے اپنے ہی فائدے کے لئے سوچتا ہے۔ دوسرے کے نفع نقصان کو کوئی نہیں سوچتا"۔

سدھارتھ اپنے کسی اہلکار پر اعتبار نہ کرتا تھا وہ سب کو اپنا دشمن سمجھتا تھا یہاں تک کہ اُس نے حکم دے رکھا تھا کہ کوئی آدمی اُس کے دربار میں ننگی تلوار لے کر نہ آئے کیونکہ اُسے خطرہ رہتا تھا کہ کوئی شخص اُسے اچانک تلوار سے قتل ہی نہ کر ڈالے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رتن سین اور چندر سین سدھارتھ کے اہلکار تھے۔ وہ دونو آپس میں بڑے گہرے دوست تھے۔ دونو نیک اور رحم دل تھے۔ دونو رعایا پر سدھارتھ کے ظلموں کو دیکھ نہ سکتے تھے وہ ہر وقت سدھارتھ کو سمجھاتے رہتے تھے کہ وہ نیک دِلی سے راج کرے۔ ورنہ اُسے تخت سے ہاتھ دھونے پڑیں گے مگر سدھارتھ پر اُن کی باتوں کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا +

آخر کار تنگ آکر اُن دونو نے آپس میں مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ سدھارتھ کو کسی طرح سے قتل کیا جائے اور اُس کے چھوٹے بھائی کو تخت پر بٹھایا جائے +

ایک دن شام کے وقت سدھارتھ شاہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باغیچہ میں بیٹھا تھا۔ چند مصاحب اُس کے سامنے کھڑے تھے۔ یکایک رتن سین ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے سدھارتھ کے پاس آ پہنچا۔ اور اُس پر تلوار کا وار کرنے کو ہی تھا کہ ایک مصاحب نے بڑھ کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا سدھارتھ نے یہ دیکھ کر مصاحبوں کو حکم دیا کہ رتن سین کو گرفتار کرکے جیل خانہ میں لے جاؤ۔ اور کل دربار میں میرے سامنے حاضر کرو۔

مصاحبوں نے ویسے ہی کیا دوسرے دن رتن سین دربار میں سدھارتھ کے سامنے پیش کیا گیا تو سدھارتھ نے رتن سین سے کہا۔ رتن سین! تو میرا ہی اہلکار ہوکر کل مجھے ہی قتل کرنا چاہتا تھا تیرے اس قصور کے عوض میں میں تجھے پھانسی کی سزا دیتا ہوں۔

اِس کے بعد سدھارتھ نے سپاہیوں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا کہ کل اسے پورے دس بجے پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا جائے ×

سدھارتھ کا یہ حکم سُن کر رتن سین نے کہا "مہاراج میری ایک عرض ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ مُجھے آخری دفعہ ماں باپ سے مِل آنے کی اجازت بخشیں۔ وہ یہاں سے تقریباً بیس میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں رہتے ہیں اگر آپ مجھے اِس وقت اُن کے پاس جانے کی اجازت دے دیں۔ تو میں کل دس بجے سے پہلے یہاں پہنچ جاؤں گا" ×

سدھارتھ نے یہ سُن کر کہا "مجھے کیسے یقین ہو کہ تم کل دس بجے سے پہلے یہاں پہونچ جاؤ گے شاید تم ماں باپ سے ملنے جانے کے بہانے سے بھاگ ہی جاؤ۔ اگر تم مجھے کسی طرح سے یہ یقین دلادو کہ تم واپس آجاؤ گے تو میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمہیں جانے کی اجازت دے دونگا"۔

رتن سین کا دوست چندر سین اُس وقت وہیں کھڑا تھا رتن سین نے اُس سے کہا "میرے دوست! اِس مصیبت کے وقت میں تم میرے کام آؤ میں کل دس بجے سے پہلے یہاں ضرور پہنچ جاؤں گا تم مجھ پر اعتبار کرو اور میری ضمانت دو"۔

چندر سین نے راجہ سے کہا۔"مہاراج! آپ رتن سین کو اپنے گھر جانے کی اجازت دے دیں اور اِس کے واپس آنے تک مجھے قید کر رکھیں اگر یہ کل دس بجے تک واپس نہ آیا تو اِس کی بجائے مجھے پھانسی کے تختے پر لٹکا دینا۔ مجھے رتن سین پر اعتبار ہے وہ ضرور کل دس بجے سے پہلے یہاں پہنچ جائے گا"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدھارتھ نے چندر سین کے اِن الفاظ کو سُن کر حیرت کے انداز سے کہا "تمہیں رتن سین پر اتنا اعتبار ہے کہ تم اپنی جان کو بھی خطرے میں ڈالنے کے لئے تیار ہو گئے ہو۔ رتن سین واپس نہیں آئے گا اِس لئے تم اِس پر اعتبار نہ کرو۔ اور خواہ مخواہ موت کے مُنہ میں نہ جاؤ"۔

چندر سین نے کہا "مجھے رتن سین پر پورا اعتبار ہے وہ ضرور واپس آجائیگا"۔

سدھارتھ نے رتن سین کو گھر جانے کی اجازت دے دی اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ جب تک رتن سین واپس نہ آجائے۔ تب تک چندر سین کو قید خانے میں بند کر دیا جائے اور اگر رتن سین ٹھیک کل دس بجے تک واپس نہ آئے تو پورے دس بجے چندر سین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو رتن سین کی بجائے پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا جائے ۔

(۳)

دوسرے دن پونے دس بج گئے ۔ مگر رتن سین واپس نہ آیا ۔ یہ دیکھ کر سپاہی چندر سین کو قید خانے سے نکال کر پھانسی کے تختہ کے پاس لے آئے ۔

کسی بھی سپاہی کو رتن سین کے واپس آنے کی اُمید نہ رہی وہ آپس میں کہنے لگے " اِس بیوقوف نے خواہ مخواہ رتن سین پر اعتبار کرلیا ۔ اب اِسے مُفت میں اُس کی بجائے موت کے مُنہ میں جانا پڑے گا "۔

مگر چندر سین کو اب بھی پوری اُمید تھی کہ رتن سین ضرور دس بجے سے پہلے آجائیگا ۔ اُس کا چہرہ اب بھی خوشی اور شادمانی سے چمک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہا تھا اننے میں سدھارتھ وہاں آپہنچا اور اُس نے چندر سین سے کہا "کیوں چندر سین میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ رتن سین واپس نہیں آئیگا تم اِس پر اعتبار نہ کرو اب تجھے اپنی بے وقوفی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ اب تم موت کے مُنہ میں جانے کے لئے تیار ہوجاؤ"۔

چندر سین نے کہا "مہاراج مجھے اب بھی اُمید ہے کہ رتن سین پھانسی ہونے کے وقت سے پہلے ضرور یہاں آجائے گا اگر وہ کسی وجہ سے نہ آیا تو میں بڑی خوشی سے اپنے دوست کی خاطر جان قربان کردوں گا"۔

(۴)

دس بجنے میں صرف پانچ منٹ رہ گئے مگر رتن سین وہاں نہ پہنچا سپاہیوں نے سدھارتھ کے حکم سے چندر سین کو پھانسی کے تختہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باندھ دیا اور گھڑی کی طرف دیکھنے لگے تاکہ دس بجتے ہی وہ اُسے پھانسی دے دیں کہ اتنے میں رتن سین دروازے میں نظر آیا۔ وہ دوڑتا ہُوا پھانسی کے تختہ پر جا پہنچا اور سپاہیوں سے بولا:- ابھی دس نہیں بجے۔ میرے دوست کو تختہ سے کھول ڈالو۔ اور مجھے پھانسی دے دو۔ سپاہیوں نے اُسی وقت چندر سین کو تختہ سے کھول ڈالا۔ وہ رتن سین کو پھانسی کے تختہ پر لٹکانے ہی لگے تھے کہ سدھارتھ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی ندی جاری ہوگئی۔ اُس نے بھرائی ہوئی آواز میں سپاہیوں سے کہا "رتن سین کو مت پھانسی دو۔ اِس جیسے آدمیوں کی ابھی دنیا کو بہت ضرورت ہے"

سپاہیوں نے فوراً اُسے چھوڑ دیا۔

سدھارتھ نے چندر سین و رتن سین سے کہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آفرین ہے تم دونو دوستوں پر۔ رتن سین! اگر تم چاہتے تو واپس آنے کی بجائے کہیں بھاگ کر اپنی زندگی بچا سکتے تھے مگر تم نے اپنے دوست کے ساتھ غداری نہ کرنی چاہی۔ اور عین وقت پر واپس آ پہنچے اور پھانسی ہوتے ہوتے۔ اپنے دوست کو بچا کر خود پھانسی ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔

چندر سین! تم اس لئے تعریف کے لایق ہو۔ کہ تم نے اپنی زندگی کی بھی پرواہ نہ کی اور اپنے دوست پر اعتبار کیا۔ پھانسی ہونے کا وقت بالکل قریب آجانے پر بھی تم بالکل نہیں گھبرائے اور اپنے دوست کی خاطر بڑی خوشی سے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ کیا میں بھی اس دنیا میں انسان ہوں جو کسی پر ذرا بھی اعتبار نہیں کرتا۔ میں سمجھتا تھا کہ اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دُنیا میں کوئی کسی کا دوست نہیں سب مطلب کے دوست ہیں۔ مگر آج میری آنکھوں سے تاریکی کا پردہ اٹھا۔ آج مجھے معلوم ہوُا۔ کہ اِس دُنیا میں ایسے ایسے بھی دوست ہیں۔ جو زندگی اور موت کے سوال پر بھی اپنے دوستوں پر اعتبار کرتے ہیں۔ اور اُن کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے +

تم مجھے بھی اپنا دوست بنالو۔ میں ہمیشہ تم پر اعتبار کروں گا۔ اور تمہارے لئے اپنی جان کی بھی بالکل پرواہ نہ کروں گا۔ میں تمہارے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہ کروں گا" +

سدھارتھ کے اِن الفاظ کو سُن کر رتن سین نے کہا "مہاراج! ہم دونو آپ کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ مگر آپ کو ہمارے کہنے کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

351

مطابق راج کرنا ہوگا"۔

سدھارتھ نے کہا۔" آپ جس طرح سے کہیں گے میں اُسی طرح سے راج کرونگا"۔ یہ کہہ کر سدھارتھ اُن دونو کے گلے ملا۔

اُس دن سے سدھارتھ اُن کے نیک مشورہ کے مطابق اچھی طرح سے راج کرنے لگا۔ جتنا وہ پہلے ظالم تھا اب اتنا ہی رحم دِل ہوگیا۔ اُس کی رعایا آرام سے زندگی بسر کرنے لگی۔ اور رتن سین و چندر سین کو دعائیں دینے لگی۔

راجہ سدھارتھ نے اِس سبق آموز واقعہ کو سونے کے پانی سے لکھوا کر اپنے پاس رکھا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کامیابی کا راز

سردی کا موسم تھا رات کے دس بج چکے تھے۔ فرانس کے دار الخلافہ پیرس کی شاہی سڑک پر ایک اندھا بوڑھا شخص ہاتھ میں ایک ستار لئے آہستہ آہستہ جا رہا تھا۔ وہ بڑھاپے کی کمزوری اور بھوک سے بہت گھبرا کر دھیمی آواز میں راہگیروں سے خیرات مانگ رہا تھا۔ وہ گانا بجانا خوب اچھی طرح سے جانتا تھا مگر اِس وقت اُس میں یہ طاقت نہ تھی کہ گا بجا کر لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے اور اپنے گزارے کے لئے اُن سے پیسے اِکٹھے کر لے۔

رات گذرتی جا رہی تھی اور سڑکوں پر سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آمد و رفت کم ہو رہی تھی ۔

بوڑھا اپنے دل میں سوچنے لگا "آج کی رات میری طرف کون نظر ڈالے گا کون میری خبر لے گا ۔ دو دن سے تو کچھ کھایا نہیں اگر آج بھی کچھ کھانے کو نہ ملا تو میری جان نہ بچے گی" ۔

وہ اِس طرح سوچتا ہُوا بے حوصلہ ہوکر سڑک کے کنارے بیٹھ گیا ۔

(۲)

بوڑھے کو سڑک کے کنارے بیٹھے قریباً آدھ گھنٹہ ہوگیا اتنے میں تین نوجوان لڑکوں کی جو اُس راستہ سے کہیں جا رہے تھے ۔ اُس پر نظر پڑی ۔ وہ تینوں بوڑھے کے ہاتھ میں ستار دیکھ کر اُس کے پاس گئے اور اُس سے پوچھا کہ وہ اِس طرح کیوں بیٹھا ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بوڑھے آدمی نے اُنہیں اپنا تمام حال کہہ سنایا۔ بوڑھے کے قِصّے کو سُن کر اُنہیں اُس پر رحم آیا اُن تینوں کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوگئیں۔ ایک لڑکے نے کہا "آؤ! ہم اِس بوڑھے کو کندھے پر اُٹھا کر اپنے گھر لے چلیں"۔ دوسرے نے کہا "ایسا کرنا تو بالکل آسان ہے مگر مکان پر لے جا کر ہم اِس کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتے ہمیں کوئی ایسا کام کرنا چاہئیے۔ جس سے اس کی بھلائی ہو"۔ تیسرے نے کہا۔ یہ بوڑھا جو کام کر کے اپنی روزی کماتا ہے آج ہمیں وہی کام کرنا چاہئیے اِس کی ستار لے کر اِس سڑک پر اِسی کی طرح گا بجا کر ہم تینوں راہگیروں سے کچھ روپے پیسے اِکٹھے کر کے اِس بوڑھے کو دے کر اِس کا دُکھ دُور کرنے کی کوشش کریں"۔ باقی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دونو لڑکوں کو بھی یہ تجویز پسند آئی ÷

(۳)

پہلا لڑکا بوڑھے سے ستار لے کر بجانے لگا وہ ستار بجانے میں خوب ماہر تھا ستار کی سُریلی آواز کو سُن کر آہستہ آہستہ راہگیر جمع ہونے شروع ہو گئے تھوڑی ہی دیر میں ایک بڑا ہجوم ہو گیا۔ دوسرے لڑکے نے گانا شروع کر دیا سننے والوں نے خوش ہو کر اُن کی طرف روپے پیسے پھینکنے شروع کر دئے۔ جب دوسرے لڑکے کا گانا ختم ہوا تو تیسرے لڑکے نے گانا شروع کر دیا اُس کی آواز بڑی میٹھی تھی راہگیر اُس کے گانے کو کان لگا کر سننے لگے تینوں کا گانا ختم ہوتے ہی ایک بار پھر روپیوں کی بارش ہونے لگی بوڑھا یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا ÷

جب سب راہگیر وہاں سے چلے گئے تو اُن تینوں نے جو روپے جمع کئے تھے۔ وہ بوڑھے کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاتھ میں رکھ دئے۔

بوڑھے کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا اُس کی آنکھیں احسانمندی کے آنسوؤں سے تر ہوگئیں اور اُس نے بھرائی ہوئی آواز میں اُن سے اُن کے نام پوچھے اور کہا کہ میں جب تک زندہ رہونگا تب تک آپ کے اس احسان کو نہ بھولونگا۔ اور روزمرہ آپ کی بھلائی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرونگا۔

پہلے لڑکے نے کہا "میرا نام یقین ہے"۔

دوسرے لڑکے نے کہا "میرا نام حوصلہ ہے"۔

تیسرے لڑکے نے کہا "میرا نام محبت ہے"۔

(۴)

تینوں لڑکے اپنا اپنا نام بتا کر چلے گئے۔ بوڑھے نے دل میں کہا "ان تینوں نے اپنے نام بالکل ٹھیک بتائے ہیں۔ میں یقین اور حوصلہ سے بالکل خالی تھا ایشور اور لوگوں سے مجھے بالکل محبت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ تھی یہیں دل میں کہ رہا تھا میری ایسی بُری حالت دیکھ کر میری کوئی مدد نہیں کریگا اِس لئے میرے سب دشمن ہیں *

اگر مجھے اِس بات کا یقین ہوتا کہ میرے گانے بجانے سے لوگ ضرور مجھے روپے پیسے دے جائیں گے اگر میں حوصلہ سے تھوڑی دیر گاتا بجاتا اگر میں ایشور اور لوگوں سے محبت کرتا اور خیال کرتا کہ ایشور اور لوگ میری مدد کرینگے تو میں خود ہی گا بجا کر اپنے گزارے کے لئے روپے پیسے جمع کرلیتا ان تینوں لڑکوں میں سے ایک کے پاس یقین تھا ایک کے پاس حوصلہ تھا اور ایک کے پاس محبت تھی وہ کامیاب ہوئے اِن تینوں نے آج میرے دل میں یقین حوصلہ اور محبت کا دریا بہا دیا ہے۔ واقعی جس اِنسان کے پاس یہ تینوں چیزیں ہیں وہ ہر ایک کام میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے" *

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راجہ امبریش اور دُرباشا

قدیم ہندوستان میں ایک راجہ امبریش راج کرتا تھا۔ وہ بڑا نیک اور پاک دل تھا۔ رعایا اُس کے راج میں بڑی خوش و خرم تھی امبریش کے خزانے دولت سے بھرے ہوئے تھے۔ اُس کے پاس کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ مگر پھر بھی وہ ایشور کا پورا بھگت تھا ایشور کو خوش کرنے کے لئے وہ ہمیشہ کئی طرح کے جپ تپ کیا کرتا تھا اور برت رکھا کرتا تھا بھگوان بھی اُسے اپنا بھگت جان کر ہمیشہ اُس کی مدد کیا کرتے تھے۔

امبریش نے ایشور کو خوش کرنے کے لئے ایک سال تک دُوادشی کا برت رکھا۔ جب برت پورا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہونے کو آیا تو ایک دن جب کہ وہ دریائے جمنا سے کچھ فاصلے پر ایک جنگل میں نارائن کی پُوجا کر رہا تھا دُرباشا رشی آیا۔ راجہ نے رشی کی خوب خاطر تواضع کی اور بھوجن کرنے کے لئے پرارتھنا کی دُرباشا نے منظور کرلیا اور دوپہر کی سندھیا کرنے کے لئے وہ جمنا کے کنارے چلا گیا۔

(۲)

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی درباشا رشی سندھیا سے فارغ ہُوا ہی تھا کہ اُسے نیند نے آ گھیرا وہ وہیں گھاس کے مخملی فرش پر لیٹ گیا۔

اِدھر دوادشی کے ختم ہونے میں صرف چند منٹ رہ گئے راجہ بڑی سوچ میں پڑگیا اُس نے برہمنوں سے کہا "دُرباشا رشی آئے نہیں اُدھر دوادشی ختم ہوتی جاتی ہے۔ مہمان کو بھوجن کرائے بغیر خود بھوجن کرنا منع ہے۔ ساتھ ہی سال بھر سے جو برت میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھتا آیا ہوں آج دُوا دشی ختم ہونے سے پہلے بھوجن نہ کرنے سے ٹوٹتا ہے"۔

برہمنوں کے مشورہ سے راجہ نے بھوجن کرلیا کھانے سے فارغ ہوکر وہ درباشا رشی کا اِنتظار کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد درباشا رشی جاپہنچا وہ راجہ کے چہرے کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ راجہ نے بھوجن کرلیا ہے۔

رشی کو بڑا غصّہ آیا اُس نے غضب ناک ہوکر برہمنوں سے کہا "دیکھو یہ راجہ دولت کے نشے میں کیسا متوالا ہورہا ہے۔ یہ ایشور کا بھگت نہیں ہے۔ بلکہ اُس کا دشمن ہے۔ یہ اپنے آپ کو ایشور سمجھتا ہے میں اِس کا مہمان ہوکر آیا۔ مگر مجھے بھوجن کرانے سے پہلے ہی خود اِس نے بھوجن کر لیا"۔ اتنا کہہ کر درباشا راجہ سے بولا "اچھا راجہ میں تجھے ابھی اِس کا مزا چکھاتا ہوں"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کہہ کر دُرباشا اور بھی غصّہ میں بھر گیا اُس نے اپنی جٹا کا ایک بال اُکھاڑا اور اُسے زمین پر پٹکا۔ اُسی وقت ایک خوفناک عورت ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے راجہ کو مار ڈالنے کے لئے اُس کی طرف جھپٹی اُسے اپنی طرف آتے دیکھ کر راجہ اپنی جگہ سے ایک قدم بھی آگے پیچھے نہ ہٹا +

اتنے میں بھگوان کا اشارہ پاتے ہی سدرشن چکر لپکا۔ اُس نے اُس خوفناک عورت کو جلاکر راکھ کا ڈھیر کردیا۔ اور درباشا رشی کا پیچھا کیا +

(۳)

جب دُرباشا رشی نے سدرشن چکر کو دیکھا تو وہ کانپتا ہُوا کئی دیوتاؤں کے پاس گیا اور اُن کو سدرشن چکر سے بچانے کے لئے کہا مگر سدرشن چکر سے اُسے بچانے کا کسی دیوتا کو حوصلہ نہ ہُوا۔ آخرکار وہ بھگوان کے پاس گیا اور اُن سے مدد کی التجا کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھگوان نے اُس سے کہا " اے برہمن! میرے
بھگت مجھے بڑے پیارے ہیں وہ ہر وقت میرے
دل میں بسے رہتے ہیں جن بھگتوں نے اپنی عورت
پُتر ماں باپ دولت اور لوک پرلوک سب کچھ، چھوڑ
دیا ہے اور میری شرن لی ہے اُن بھگتوں کو بھلا
میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں میرے بھگت سوائے میرے
کسی کو نہیں جانتے۔ میں بھی سوائے اُن کے اور
کسی کو نہیں جانتا یہ بالکل درست ہے کہ برہمن کی
مکتی وِدّیا پڑھنے اور تپسّیا کرنے سے ہوتی ہے مگر جو
برہمن بے انصافی کرتے ہیں۔ وہ نرک میں جاتے ہیں
سورگ کے دروازے اُن کے لئے بند ہوتے
ہیں اِس لئے اے برہمن اگر تم سُدرشن چکر سے
بچنا چاہتے ہو تو راجہ امبریش کے پاس جاؤ اور
اُس سے معافی مانگو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳)

درباشا رشی اُسی وقت راجہ امبریش کے پاس گیا اور جاتے ہی اُس کے دونو پاؤں پکڑ لئے۔ یہ دیکھ کر راجہ کو بڑی شرم آئی اور اُس نے سُدرشن چکر سے پرارتھنا کی کہ وہ رشی کا پیچھا کرنا چھوڑ دے سدرشن چکر راجہ کی پرارتھنا کو سُن کر واپس چلا گیا۔

سدرشن چکر کو واپس جاتے دیکھ کر رشی بڑا خوش ہُوا اور اُس نے راجہ سے کہا "اے امبریش آج مجھے معلوم ہُوا کہ بھگوان کو اپنے بھگت کتنے پیارے ہیں جن بھگتوں نے بھگوان کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے وہ کیا نہیں کر سکتے اے راجن آپ بڑے رحم دل ہیں آپ نے مجھ پر دیا کی اور میری جان بچائی"۔

امبریش نے دُرباشا رشی کے پاؤں پکڑ لئے اور اُنہیں بھوجن کے لئے پرارتھنا کی درباشا رشی کھانے سے فارغ ہوکر راجہ کو دعائیں دیتا ہُوا چلا گیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساوتری

(۱)

مدراس میں ایک راجہ اشوپتی راج کرتا تھا اُس کی ایک بیٹی تھی جس کا نام ساوتری تھا اگرچہ ساوتری اِس لایق ہوگئی تھی کہ اُس کی شادی کردی جائے مگر کبھی کوئی شہزادہ اشوپتی کے پاس اِس غرض سے نہ آیا کہ ساوتری کو بیاہ کر لے جائے ساوتری بڑی نیک اور پاک دل لڑکی تھی *

ایک دن اشوپتی نے ساوتری سے کہا ۔" اب تم اِس لایق ہوگئی ہو کہ تمہارا بیاہ کردیا جائے مگر آج تک میرے پاس کوئی ایسا شہزادہ نہیں آیا جس نے تمہارے ساتھ شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس لئے بیٹی اب تو خود اپنا وَر تلاش کر لے"۔

یہ سُن کر ساوتری نے شرم سے مُنہ نیچے کر لیا

وہ دوسرے دن ایک رتھ میں سوار ہو کر اپنا وَر تلاش کرنے کے لئے روانہ ہوگئی وہ کئی شہروں سے ہوتی ہوئی آخر کار ایک رشی آشرم میں پہنچی۔ وہاں اُس نے سادھوؤں کے لباس میں ایک راجکمار ستیہ وان کو دیکھا اُس نے اُسے دیکھتے ہی اپنے دل میں اپنا پتی بنا لیا *

ستیہ وان اندھ منی کا بیٹا تھا۔ اندھ منی اندھا تھا وہ پہلے راجہ تھا مگر ایک زبردست راجہ نے اُس پر چڑھائی کر کے اُس کا تخت و تاج چھین لیا تھا اندھ منی بیوی اور بیٹے کے ساتھ جنگل میں بھاگ آیا۔ اور رشی آشرم میں رہنے لگا *

ساوتری اپنے دل میں ستیہ وان کو اپنا پتی بنا کر واپس اشوپتی کے پاس چلی آئی۔ اشوپتی اُس وقت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نارد جی کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا ساوتری نے
اشو پتی سے کہا کہ وہ ستیہ وان کو اپنا پتی بنانا
چاہتی ہے *

یہ سُن کر نارد جی نے کہا "راجہ! افسوس ہے
ساوتری نے اپنا وَر ٹھیک نہیں تلاش کیا"۔

راجہ نے نارد جی سے پوچھا "کیا ستیہ وان نیک
نہیں ہے؟"

نارد جی نے جواب دیا "ستیہ وان نیک ہے
پاک دل ہے۔ خوب صورت ہے۔ عقلمند ہے بہادر
ہے مگر اِن تمام خوبیوں کے باوجود ساوتری کا بیاہ
اُس سے نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ آج سے پورے
ایک سال کے بعد اُسے موت کے مُنہ میں جانا
پڑے گا" *

راجہ نے کہا "افسوس! بیٹی ساوتری تو کوئی اور
وَر تلاش کر لے"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساونری بولی" پتا جی میں جس کو ایک بار اپنے دل میں اپنا پتی بنا چکی ہوں اب اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے شخص کو نہیں بنا سکتی"۔

راجہ نے کہا" اچھا بیٹی تیری شادی ستیہ وان سے ہی کی جائے گی"

نارد جی سورگ کو چلے گئے اور راجہ نے اپنی لڑکی کی شادی کی تیاری شروع کردی *

(۲)

اشوپتی اپنی بیٹی اور چند برہمنوں کے ساتھ اندھ منی کے پاس گیا۔ اندھ منی نے اشوپتی کی خوب اچھی طرح سے مہماں نوازی کی اور اُس کے آنے کا سبب پوچھا۔

اشو پتی نے کہا" یہ میری لڑکی ساوتری ہے۔ آپ کا ایک لڑکا ستیہ وان ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ اِن دونو کا بیاہ کردیا جائے"*

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندھ منی نے کہا "میں اب راجہ نہیں ہوں۔ میں اپنے بیٹے کے ساتھ اس آشرم میں سادھوؤں کی طرح رہتا ہوں کیا آپ کی بیٹی ہماری طرح رہے گی۔ محلوں میں پلی ہوئی شہزادی جنگل کی تکلیفوں کو کیسے برداشت کرسکتی ہے؟"

اشوپتی بولا "میری بیٹی تکلیفوں سے گھبرانے والی نہیں ہے۔ اس کا پتی جہاں رہے گا۔ یہ بھی وہیں رہے گی اور ہمیشہ اپنے پتی کو خوش رکھنے کی کوشش کرے گی"۔

اندھ منی نے خوش ہوکر کہا "جب میں راجہ تھا تو میں نے آپ کے ساتھ رشتہ داری کرنے کی خواہش کی تھی مگر جب میں دشمنوں سے شکست کھا کر اس آشرم میں بھاگ آیا تو نا اُمید ہوگیا۔ آج آپ نے میری خواہش کو پورا کردیا میرے لڑکے کا آپ کی لڑکی کے ساتھ آج ہی بیاہ ہوجانا چاہیئے"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیاہ کی رسم ادا کی گئی۔اشو پتی نے اپنی بیٹی کو کئی بیش قیمت کپڑے اور زیورات دئے۔

تھوڑی دیر بعد اشو پتی رتھ میں سوار ہوکر واپس اپنے محل میں چلا گیا۔

ستیہ وان ساوتری کو پاکر بڑا خوش ہوا وہ خوب اچھی طرح سے اپنی زندگی بسر کرنے لگا مگر ساوتری ہر وقت ملول رہتی تھی۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ایک سال بعد اُس کا پتی دُنیا سے رخصت ہوجائیگا۔

(۳)

سال گذر گیا اور ستیہ وان کی زندگی کا آخری دن آپہنچا۔اُس دن شام کے وقت ستیہ وان ہاتھ میں کلہاڑی لے کر جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے لئے چلا۔ساوتری اُس کے پیچھے دوڑتی ہوئی گئی اور بولی "آج آپ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیں"۔

ستیہ وان نے کہا "جنگل میں کئی ڈراؤنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جانور خوف زدہ کرتے ہیں۔ پاؤں میں کانٹے چُبھ جاتے ہیں آندھی اور بارش کا علیحدہ ڈر ہوتا ہے۔ اِس لئے تم میرے ساتھ مت چلو"۔

ساوتری نے کہا "مجھے اِن میں سے کسی چیز کا ڈر نہیں آج میں آپ کے ساتھ ضرور چلونگی"۔ ستیہ وان کو مجبوراً اُسے اپنے ساتھ لے جانا پڑا۔

(۴)

ستیہ وان جنگل میں جا کر کلہاڑی سے درختوں کی ٹہنیاں کاٹنے لگا۔

تھوڑی دیر کام کرنے کے بعد اُس کے سر میں درد ہونے لگا۔ اُس نے ساوتری سے کہا "ساوتری! میرے سر میں درد ہوتا ہے اِس لئے میں کچھ دیر لیٹ جاتا ہوں۔ جب درد ہٹ جائے گا۔ تو پھر اُٹھ کر کام کرونگا"۔

اِتنا کہہ کر وہ زمین پر لیٹ گیا۔ ساوتری نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا ساوتری کو اِس طرح بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کسی کے آنے کی آہٹ ہوئی ساوتری نے چونک کر اوپر دیکھا تو یم راج کو کھڑے پایا۔ اُس کے سر پر تاج تھا۔ اُس کی آنکھیں سُرخ تھیں اُس کے ہاتھ میں جال تھا۔

ساوتری اُسے دیکھتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اُس سے بولی "آپ کون ہیں؟ اور یہاں کس لئے آئے ہیں؟"

یم راج نے کہا "ساوتری میں یم ہوں۔ تیرے پتی کی زندگی کے دن ختم ہوگئے ہیں۔ اِس لئے اِس کی آتما کو لے جانے کے لئے آیا ہوں۔"

ساوتری نے کہا "مہاراج! میں نے سُنا ہے آپ کے کئی دوت ہیں وہ آتماؤں کو لے جاتے ہیں۔ مگر ستیہ وان کی آتما کو لے جانے کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپ خود کیوں آئے ہیں؟"
یم راج نے جواب دیا "ستیہ وان میں عام آدمیوں کی نسبت زیادہ خوبیاں ہیں اِس لیئے اِس کی آتما کو لے جانے کے لئے میں خود آیا ہوں"۔
اِتنا کہہ کر یم راج نے ستیہ وان کی آتما کو اپنے جال میں باندھ لیا اور وہاں سے چل پڑا۔
ساوتری بھی اُس کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔ یہ دیکھ کر یم راج نے کہا "ساوتری! میرے پیچھے آنے سے کیا فائدہ۔ واپس جاؤ"۔
ساوتری نے جواب دیا "جہاں میرے پتی دیو جائینگے وہاں میں بھی جاؤنگی"۔ رشیوں نے کہا ہے اگر دو شخص سات قدم اِکٹھے چلیں تو وہ دوست ہوجاتے ہیں۔ میں تو آپ کے ساتھ کئی منزلیں طے کر چکی ہوں اِس لئے ہم دونو میں دوستی ہوگئی ہے۔ میں چند باتیں آپ کو کہتی ہوں۔ آپ کا فرض ہے کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُنہیں دھیان سے سُنیں کیونکہ دوست کو دوست کی بات سُننی چاہیئے"۔

رشیوں نے انسانوں کی زندگی کو چار حصّوں میں تقسیم کیا ہے پہلے حصّے میں اُنہیں علم سیکھنا چاہیئے۔ دوسرے حصّے میں اُنہیں دنیا داری کے کام کرنے چاہئیں۔ تیسرے حصّے میں اُنہیں بھگتی کرنی چاہیئے۔ اور چوتھے حصّے میں دنیا کی سب چیزوں کو چھوڑ کر صرف ایشور کی یاد میں محو ہو جانا چاہیئے"۔

"جو انسان اس طرح سے اپنی زندگی نہیں گذارتے وہ کسی طرح بھی سورگ میں نہیں جا سکتے۔ جب انسان کو سچّا گیان ہے وہی دھرماتما ہے"۔

یم راج نے کہا "میں تیرے ان الفاظ کو سُن کر بہت خوش ہوا ہوں۔ ستیہ دان کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیون کے علاوہ کوئی اور ور مانگو"۔

ساوتری نے عرض کیا"۔ مہاراج میرے سسر اندھے ہیں۔ اُن کی آنکھیں اچھّی ہوجائیں"۔

یم راج نے کہا"۔ ایسا ہی ہوگا۔ تو تھک گئی ہے اِس لئے اب واپس چلی جا"۔

ساوتری نے جواب دیا"۔ میں تھکاوٹ کیسے محسوس کرسکتی ہوں جب کہ میں اپنے پتی دیو کے ساتھ جارہی ہوں۔ جہاں وہ جائیں گے۔ وہاں میں بھی جاؤں گی۔ دھرماتما لوگ کبھی کسی کا دل نہیں دُکھاتے وہ ہر ایک کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ نیک آدمیوں کی تعریف کرتے ہیں اور کمزوروں کی امداد کرتے ہیں۔ آپ دھرماتما ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ میری مدد کریں اور مجھے اپنے پتی دیو کے ساتھ جانے سے نہ روکیں"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یم راج نے کہا "دیوی! مرت لوک میں کوئی زندہ انسان نہیں جا سکتا"۔

ساوتری بولی "تو میں اپنے پتی کو بھی نہ جانے دوں گی"۔

یم راج نے کہا "قانونِ قدرت کو کوئی توڑ نہیں سکتا"۔

ساوتری نے جواب دیا "مجھے اپنے پتی دیو سے سچی محبت ہے۔ میری محبت قانونِ قدرت کو توڑ لے گی"

یم راج نے جب ساوتری کے ایسے جواب سُنے تو خوش ہو کر بولے "دیوی! میں تجھ پر بہت خوش ہوں۔ جو چاہو مانگو۔ مگر ستیہ وان کا جیون نہیں"۔

ساوتری نے جواب دیا "میرے سُسر کا جو راج چھن گیا تھا وہ اُنہیں واپس مل جائے"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یم راج نے کہا "ایسا ہی ہوگا اب تو واپس چلی جا تو کافی دُور آگئی ہے"۔

ساوتری بولی "مہاراج! میں پتی دیو کو چھوڑ کر کیسے واپس چلی جاؤں؟"

یم راج نے کہا "دیوی مرت لوک کے دروازے پر پہنچ کر تجھے اپنے پتی سے جُدا ہونا ہی پڑے گا"۔

ساوتری بولی "میری محبّت مجھے وہاں بھی اُن سے جُدا نہ ہونے دے گی"۔

یم راج نے کہا "ساوتری میں تجھے ایک اور وَر دان دیتا ہوں۔ جو چاہو مانگو۔ مگر ستیہ وان کا جیون نہیں"۔

ساوتری نے کہا "مہاراج! میرے پتا کا کوئی پُتر نہیں۔ اُن کے کئی پُتر ہوں"۔

یم راج نے کہا "تیرے پتا کے کئی پُتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوں گے۔ اب تو واپس چلی جا۔"

ساوتری بولی "مہاراج! اگر آپ مجھے واپس بھیجنا چاہتے ہیں تو میرے پتی دیو کو میری محبت کے حوالے کردیں۔"

یم راج نے کہا "ساوتری! یہہ نہیں ہو سکتا۔"

ساوتری بولی "۔ تو میں بھی اپنے پتی دیو کے ساتھ مرت لوک میں جانے سے نہیں رہ سکتی۔"

یم راج نے کہا "دیوی! میں تیرے پتی برت دھرم پر بہت خوش ہوں۔ ایک ور اور دیتا ہوں۔ جو چاہو مانگو۔ مگر ستیہ وان کا جیون نہیں ملے گا۔"

ساوتری نے کہا "میں چاہتی ہوں میرے کئی پُتر ہوں۔"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یم راج نے کہا "ایسا ہی ہوگا - اب تم لوٹ جاؤ"

ساوتری بولی - مہاراج! بغیر پتی کے میرے پتر کیسے جنم لے سکتے ہیں؟"

یم راج چکر میں پھنس گیا - مجبوراً اُس نے ستیہ وان کی آتما کو اپنے جال سے کھول ڈالا اور کہا "جا - اب تیرا پتی زندہ ہو جائے گا"

ساوتری واپس اُسی جگہ پہنچی - جہاں وہ اپنے پتی کی لاش کو چھوڑ گئی تھی - اپنے پتی کو اُس وقت بھی زمین پر پڑے ہوئے دیکھ کر اُس نے اُس کا سر ہلایا - ستیہ وان نے آنکھیں کھولیں اور ساوتری سے بولا "آج تو مجھے بڑی گہری نیند آگئی تھی - اب بہت دیر ہوگئی ہے"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساوتری نے کہا "اگر سر درد ٹھیک ہوگیا ہے
تو اُٹھو چلیں"۔

(۵)

ساوتری اور ستیہ وان واپس آشرم میں
پہنچے۔ تو اُنہوں نے دیکھا کہ اندھ منی کی
آنکھیں بالکل ٹھیک ہوگئی ہیں۔
اُس وقت اندھ منی کئی پنڈتوں کے ساتھ
آگ کے پاس بیٹھا ہُوا تھا۔
پنڈتوں نے ستیہ وان سے پوچھا کہ اُس
نے اتنی دیر جنگل میں کیوں لگائی؟
ساوتری نے کہا "انہیں نیند آگئی تھی۔
اِس لئے دیر ہوگئی"۔
ساوتری کے سوائے سب حیران تھے۔
کہ اندھ منی کی آنکھیں کیسے ٹھیک ہوگئیں
چنانچہ ساوتری نے سارا واقعہ کہہ سُنایا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرے ہی دن اندھ منی کے پاس خبر آئی کہ جس راجہ نے اُس کا راج چھینا تھا اُس کو اُس کے وزیر نے قتل کر ڈالا ہے۔ اور رعایا چاہتی ہے کہ پہلا راجہ آکر راج کرے +

اندھ منی اپنے شہر میں چلا گیا۔ لوگوں نے اُسے اپنا راجہ بنا لیا +

ساوتری اور ستیہ وان خوشی کے ساتھ رہنے لگے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راجہ ہرلیش چند

(۱)

ایودھیا میں ایک راجہ ہرلیش چندر راج کرتا تھا۔ وہ بڑا عقل مند اور نیک دل تھا۔ اُس کا بیاہ ہوئے جب بہت سال گذر گئے۔ اور اُس کے گھر ایک لڑکا بھی پیدا نہ ہُوا۔ تو اُسے اور اُس کی رانی کو اِس بات کا بہت فکر ہُوا۔

ایک دن راجہ اپنے گرُو وسِشٹ جی کے پاس گیا اور اُن سے کہا "گرو جی اولاد کے نہ ہونے سے میں دن رات بہت دُکھی رہتا ہوں۔ آپ کوئی ایسی تجویز بتائیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس سے میرے گھر لڑکا پیدا ہو۔

وِسِشٹ جی نے جواب دیا "وُرن سے بڑھ کر اولاد دینے والا کوئی دیوتا نہیں۔ اِس لئے آپ ہر روز اُن کی پوجا کیا کریں۔ جب وہ آپ پر خوش ہوں گے تو وہ آپ کی خواہش پوری کردیں گے"۔

اُسی دن سے راجہ نے وُرن دیوتا کی پوجا کرنی شروع کردی۔ ایک دن وُرن دیوتا اُس پر خوش ہوکر اُس کے پاس آئے۔ اور کہا "وَر مانگو"

راجہ نے کہا "مہاراج! میرے گھر ایک بھی لڑکا نہیں ہے۔ اِس لئے آپ مجھے اولاد دیں"۔

وُرن دیوتا ہنس کر بولے "تمہارے گھر ایک لڑکا پیدا ہوسکتا ہے لیکن تمہیں اُس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی یگیہ میں قربانی دینی ہوگی"

ہرشچندر نے وُرن دیوتا کی بات کو منظور کر لیا - چنانچہ راجہ کے گھر ایک لڑکا پیدا ہُوا -

(۲)

راجہ نے لڑکے کی پیدائش کی خوشی میں غریبوں کو بہت دان دیا - اِتنے میں وُرن دیوتا نے آکر راجہ سے کہا کہ وہ یگیہ کرے راجہ نے وُرن دیوتا سے کہا "مہاراج! دس دن تک بچّہ ناپاک ہوتا ہے"

راجہ کی بات سُن کر وُرن دیوتا چلے گئے اور دس دن کے بعد پھر آکر راجہ کو یگیہ کرنے کی بات یاد دلائی -

راجہ نے کہا "جب تک بچّے کا مُنڈن سنسکار نہ ہوجائے اُس وقت تک وہ پاک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں ہوتا"

یہ سُن کر وُرن دیوتا پھر چلے گئے۔
جب راج کمار کا مُنڈن سنسکار ہونے لگا تو وُرن دیوتا نے پھر آکر راجہ سے کہا کہ وہ یگیہ کرے۔

راجہ نے کہا "مہاراج! میں یگیہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن جب تک میرے بیٹے کا یگیو پویت نہ ہوجائے تب تک وہ قربانی کے قابل نہیں ہے"۔ جب یگیو پویت کی رسم بھی پوری ہوچکی تو وُرن دیوتا پھر راجہ کے پاس آئے اور اُس سے کہا "اب تو یگیہ کرکے اپنے بیٹے کی قربانی دو"۔

راجہ نے کہا "مہاراج! جب تک میرا بیٹا وِدّیا دھین سے فارغ نہ ہو اُس وقت تک اُس کی قربانی دینی ٹھیک نہیں"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ سُن کر وُرن دیوتا نے کہا۔ "آپ بیٹے کی محبّت میں ڈُوب کر مجھے کئی بار ٹال چکے ہیں۔ اِس دفعہ میں پھر لوٹ جاتا ہوں جب تمہارا بیٹا وِدّیا دھیین سے فارغ ہوجائے گا۔ تو پھر میں آؤں گا۔"

اِتنا کہہ کر وُرن دیوتا چلے گئے۔

(۳)

جب راج کمار وِدّیا دھیین سے فارغ ہوکر واپس گھر آیا تو یگیہ کی تیاری ہونے لگی۔ راجہ کے دل میں جب یہ خیال آتا کہ اُسے یگیہ میں اپنے بیٹے کی قربانی دینی ہوگی۔ تو اُس کا کلیجہ کانپ اُٹھتا۔ جب راجکمار کو معلوم ہُوا کہ اُس کی یگیہ میں قربانی دی جائے گی تو وہ شہر چھوڑ کر جنگل میں چلا گیا۔ راجہ نے راجکمار کو تلاش کرنے کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے کئی جاسوس جنگلوں میں بھیجے لیکن کوئی بھی راجکمار کو ڈھونڈ نہ سکا اتنے میں ورن دیوتا نے آکر راجہ سے پوچھا "اب یگیہ شروع کیوں نہیں کیا جاتا؟"

راجہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا "مہاراج میرا بیٹا میری اجازت کے بغیر کہیں چلا گیا ہے۔ میں نے کئی جاسوس اُس کو تلاش کرنے کے لئے جنگلوں میں بھیجے ہیں۔ لیکن ابھی تک اُس کا کچھ پتہ نہیں چلا اب جو آپ حکم کریں۔میں کرنے کے لئے تیار ہوں!"

یہ سُن کر وُرن دیوتا غصّہ سے آگ بگولا ہوگئے۔ اور بولے "راجن! تو نے مجھے کئی بار دھوکا دیا۔ اِس لئے میں تجھے سراپ دیتا ہوں۔ کہ تو بیمار ہو جائے۔"

اِس طرح راجہ کو سراپ دے کر وُرن دیوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چلے گئے اور راجہ بیمار ہوگیا۔

چند دنوں میں راجہ اِتنا بیمار ہوگیا کہ اُس کی زندگی کی اُمید لوگوں کو بالکل نہ رہی۔ آخر کار راجہ ایک دن وسِشٹ جی کے پاس گیا اور ہاتھ جوڑ کر اُن سے کہا۔"مہاراج! اب مجھ سے بیماری کی تکلیف برداشت نہیں کی جاتی۔ اِس لئے کوئی ایسی تجویز بتائیں۔ جس سے میری آتما اِس جسم کو جلدی چھوڑ دے"۔

وسشٹ جی نے کہا: "اے راجہ! اب تم کسی برہمن کے لڑکے کو خریدو۔ اور اُس کی یگیہ میں قربانی دو۔ ایسا کرنے سے وُرن جی کا سراپ اُتر جائے گا۔ اور تم تندرست ہو جاؤ گے"۔

وسِشٹ جی کے کہنے کے مطابق راجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قربانی کے لئے لڑکے کی تلاش کرنے لگا۔

(۴)

ایودھیا میں ایک برہمن اُجی رگرت رہتا تھا وہ بڑا لالچی تھا۔ اُس کے تین بیٹے تھے۔ جب اُجی رگرت کو معلوم ہُوا کہ راجہ قربانی کے لئے ایک لڑکے کو خریدنا چاہتا ہے تو وہ راجہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ وہ اُس کے ایک لڑکے کو خرید لے۔ راجہ نے اُسے ایک سو گائے دے کر اُس کے منجھلے لڑکے کو خرید لیا۔

ہریش چند نے کئی رشیوں مُنیوں کو بُلایا۔ اور یگیہ شروع کر دیا۔ لالچی برہمن کے لڑکے کو قربانی کے لئے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ مارے جانے کے ڈر سے وہ روتا چلاتا تھا۔ اُس کی حالت دیکھ کر یگیہ کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرانے اور دیکھنے والے سب روتے تھے۔
جب قربانی کا وقت آیا تو راجہ نے جلّاد کو حکم دیا کہ وہ اُس لڑکے کو ذبح کر دے اُس روتے ہوئے لڑکے کو قتل کرنے کے لئے جلّاد کا ہاتھ نہ اُٹھتا تھا۔ وہ تلوار کو پھینک کر بولا "مہاراج! برہمن کے لڑکے کو مارنے کے لئے میرا ہاتھ نہیں اُٹھتا"۔
راجہ نے لوگوں سے پوچھا "اب کیا کیا جائے؟"
راجہ کے سوال کو سُن کر لالچی اجی گرت اُٹھا اور راجہ سے بولا "مہاراج گھبرائیے نہیں۔ اگر آپ مجھے کچھ روپے دیں۔ تو میں ابھی اپنے لڑکے کو مار کر آپ کا یگیہ پورا کئے دیتا ہوں"۔
اُس لالچی برہمن کے یہ الفاظ سُن کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب لوگ ہاہاکار کرنے لگے ۔" او پاپی تیرا جنم برہمن کے گھر میں کیوں ہوا! او چنڈال دولت کے لالچ سے اپنے بیٹے کو مارنے لگا ہے"۔

یہ دیکھ کر رشی وشوامتر اُٹھے ۔ اور راجہ سے بولے "مہاراج! آپ اِس روتے ہوئے لڑکے کو چھوڑ دیں۔ آپ کا یگیہ پورا ہو جائے گا۔ آپ کو اپنے بچاؤ کے لئے ایک برہمن کمار کا ذبح کرنا مناسب نہیں۔ انصاف پسند انسان کو اپنے دُکھ سُکھ کی طرح دوسروں کے دُکھ سُکھ کو سمجھنا چاہئے"۔

راجہ نے کہا "مہاراج! میں بیماری سے بڑی تکلیف میں ہوں۔ اِس لئے میں اِس لڑکے کو نہیں چھوڑ سکتا"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راجہ کے جواب کو سن کر وشوامتر اُس روتے ہوئے لڑکے کے پاس گئے۔ اور اُس سے بولے "بیٹا اب رونے کا وقت نہیں رہا۔ میں تجھے ایک منتر بتاتا ہوں۔ اس کا تو دل میں جاپ کر ایسا کرنے سے تیری جان بچ جائیگی"۔

اُس لڑکے نے منتر کا جاپ کیا۔ فوراً وُرن دیوتا اُس پر خوش ہوئے اور اُس کے سامنے آکھڑے ہوئے۔

وُرن دیوتا کو وہاں کھڑے دیکھ کر راجہ اُن کے پاؤں پر گر پڑا۔ اور اُن کی اُستتی کرنے لگا۔

وُرن دیوتا نے راجہ سے کہا "راجن! تیرا یگیہ پورا ہوگیا۔ اِس بے گناہ لڑکے کو چھوڑ دے۔ تو بالکل تندرست ہوجائیگا"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِتنا کہہ کر وُرن دیوتا چلے گئے۔
راجہ نے لڑکے کو چھوڑ دیا۔
چند دنوں میں راجہ تندرست ہوگیا۔

تمام شُد

دوسرا ایڈیشن
۲۵ جون ۱۹۲۵ء
محمد شفیع کاتب ڈیرہ کاتباں لاہور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچوں کیلئے
دلکش کہانیاں
قیمت اُردو ۵ر
ہندی ۸ر

راجپوتی خون
قیمت اُردو ۵ر
ہندی ۱۰ر

بےنظیر کتب

پیارے کرشن
کی
پیاری باتیں

ازقلم پنڈت [illegible] صاحب

ترجمہ پنڈت [illegible] صاحب

اُردو ۶ر
ہندی ۱۲ر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچّوں کیلئے کہانیوں کی دلچسپ کتابیں

کہانیوں کا گلدستہ ———— ۵/

پارس ———— اُردو ۱۰/ ہندی ۱۲/

مہکتے پھول ———— ۸/

رامائن ———— عہ/

مہابھارت ———— ۱۴/

دُنیا کے عجائبات ———— ۸/

ساوتری ستوان ———— ۸/

امرت کہانیاں ———— ۱۴/

پیارے رام کی پیاری باتیں ———— ۶/

شیخ چلی کی کہانیاں ———— ۸/

پھولوں کی کیاری اُردو ۵/ ہندی ۸/

ملنے کا پتہ :- منیجر پنجاب ٹریڈنگ بک ایجنسی لاہور سوتر منڈی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database
24/2/06
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri